بعد بھی وہ علماء کی جماعت سے منسلک رہے لیکن بڑے اعتدال پسند تھے ۔کسی بھی
یب کاری سے گریز کرتے ہوئے اصلاح کو پسند فرماتے تھے ۔ آپ کی عبادت گزاری کا
عالم تھا کہ سُنا ہے کہ وفات کے وقت بھی بے ہوشی کے عالم میں بار بار وضو کرتے اور
ز پڑھتے رہے اور اسی حالت میں جاں بحق ہوگئے ۔

اس عظیم سانحہ میں ہم مرحوم خلیفہ صاحب کے اولاد، اعزہ، معتقدین اور شاگردوں
، ساتھ شریک غم ہیں ۔ اور دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رحمت کی جوار میں جگہ
ے اور ان کے پس ماندگان کو صبر کی توفیق عطا فرمائے ۔

دوسرے بزرگ مولانا عُبید اللہ صاحب نے ابتدا میں خلیفہ عبدالعزیز صاحب سے
لیم حاصل کی اور پھر احقر راقم کے پاس تقریباً چار سال کی مدت میں علوم نقلیہ اور
لیہ کی تعلیم حاصل کی اور پھر دورۂ حدیث پڑھ کر فراغت پائی ۔ میرے ہی ایماء پر مرحوم
العلوم دیوبند گئے ۔ حضرت مولانا مدنی سے دورہ پڑھا ۔ وطن واپس آکر تعلیمی خدمت میں
غول ہوگئے ۔ سندھ کے مشہور مدرسہ دارالرشاد پیر جھنڈو اور مظہر العلوم کھڈہ کراچی میں
سال تک شیخ الحدیث رہے ۔ آخر میں کراچی میں پولیس ہیڈ کوارٹر کے خطیب بن گئے
ر ساتھ ہی حسبۃً للہ شاگردوں کو عربی علوم کی مفت تعلیم بھی دیتے رہے کہ اچانک
پاس برس کی عمر میں آپ پر دل کا دورہ پڑا اور اللہ کے پیارے ہوگئے ۔

مرحوم کو حضرت استاذ مولانا عبید اللہ صاحب سندھی اور شاہ ولی اللہؒ کے افکار
ے بڑی محبت تھی ۔ اسی بناء پر اپنے کو ولی اللّٰہی بھی لکھتے تھے ۔ ۱۹۴۳ء میں سندھ
لے اندر سب سے پہلے جو جمعیۃ طلبہ سندھ بنی تھی اس کے وہ صدر رہے اور حیدرآباد
سندھ میں جمعیۃ طلبہ کا ایک بڑا اجتماع بھی ان کی کوششوں سے ہوا ، جس کی صدارت
ضرت مولانا سندھیؒ نے فرمائی اور شاگردوں کو خطاب فرمایا جو جمعیۃ طلبہ کے خطبہ سے
وسوم ہے ۔ مرحوم نے ایک ننھا بچہ اور دو چھوٹی لڑکیاں چھوڑی ہیں ۔
دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے اعزہ کو صبر اور بچوں کی پرورش کی توفیق عطا فرمائے ۔